اخبار امت

چین، مسلمان اور دنیا کا مستقبل

مسلم سجاد

چین کے مغربی علاقے میں لن یا (Linxia) میں میلاد النبیؐ کی تقریبات منائی جارہی تھیں۔ چنگ جیاؤ (Chengjiao) مسجد میں ۲ ہزار نمازی جمع تھے۔ جمعہ کو ایک ہزار ہوتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت کی آواز سارے علاقے میں گونج رہی تھی۔ مقامی چینی زبان میں تشریح بھی کی جارہی تھی۔ تین گائیں ذبح کی گئی تھیں۔ عورتوں نے چار دن کی محنت سے ۲۰ ہزار نان تیار کیے تھے جو مسجد کے ساتھ کمروں میں رکھے تھے۔ شہر میں ۴۰، اور علاقے میں ۱۷۰ مساجد ہیں، مرد سفید ٹوپیاں (Skullcaps) یا صافے پہنتے ہیں اور عورتیں اپنی عمر اور شادی شدہ ہونے یا نہ ہونے کے لحاظ سے سفید سبز یا سیاہ دوپٹے سے سر ڈھک کر رکھتی ہیں۔ چین میں خوش حالی آنے سے اس علاقے میں بھی خوشحالی آئی ہے۔ یہ شہر تجارتی مرکز ہے اور چینی مسلمان بالعموم تاجر ہیں۔ مساجد کی مالی حیثیت بھی خوب مستحکم ہے۔ ایک مسجد کے منتظم کے مطابق بعض تاجر آمدنی کا ۲۵ فی صد دیتے ہیں۔ اسے چین کا مکہ کہا جاتا ہے۔ (انٹرنیشنل ہیرالڈ ٹریبون، ۳ ستمبر ۹۶)

چین کے دو کروڑ مسلمان چین کی آبادی کے ۲ فی صد سے بھی کم ہیں، مغرب میں سنکیانگ (Xinjiang) Ningxia اور Qinghai اکثریتی علاقے ہیں، خاص چین میں بھی مسلمان آبادیاں ہیں، جنوب میں ینان (Yunan) جہاں خلیج بنگال سے تجارتی راستے آتے ہیں اور شمال میں کانسو (Kansu) اور شن سی (Shensi) جہاں شاہراہ ریشم چین میں داخل ہوتی ہے۔

سنکیانگ تاریخی طور پر مسلم علاقہ ہے۔ دراصل یہ مشرقی ترکستان ہے۔ وسط ایشیا کے نو آزاد ممالک قازقستان، کرغیزستان اور تاجکستان اس سے متصل ہیں۔ پاکستان بھارت اور روس کی سرحدیں بھی اس سے ملتی ہیں۔ یہ وسیع علاقہ چین کا چھٹا حصہ ہے۔ چین کی ایٹمی تجربہ گاہ بھی اسی علاقے میں ہے۔ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ آبادی میں تقریباً چالیس فی صد ہان نسل کے چینی ہیں جو لاکر آباد کیے گئے

ہیں۔

چین میں اسلام مسلمان تاجروں کے ذریعے پہلی دوسری صدی ہجری میں پہنچ گیا تھا۔ حضرت عثمان غنی کے عہد میں سفارتی تعلقات قائم ہوگئے تھے۔ اموی دور میں ملکت کی حدود چین سے مل گئی تھیں۔ ۴،۵ سو برس بعد فتح تاتار کے عہد میں اکثر صوبوں میں مسلمانوں کی آبادیاں تھیں۔ ابن بطوطہ نے چین کے ساحلی شہروں میں ہر جگہ مسلمانوں کو معزز و ممتاز پایا۔ ۱۶ویں صدی کے ایک سیاح کے مطابق مسلمانوں کی آبادیاں سب سے زیادہ شاندار اور پاکیزہ اور مساجد سے معمور ہیں۔ ۱۸ویں صدی کے آخر میں چین کا شہنشاہ اپنے صرف سے شاندار مسجد تعمیر کرواتا ہے، ۱۷۷۰ میں زنگاریاں کا پورا صوبہ اسلام قبول کر لیتا ہے۔ ۱۹ویں صدی کے اوائل تک مسلمان چین میں امن سے زندگی گزار رہے تھے لیکن پھر حکومت کا برتاؤ مسلمانوں کے ساتھ سخت ہوجاتا ہے اور کشمکش کا دور شروع ہوجاتا ہے۔ ۱۸۲۰ سے ۱۸۲۸، ۱۸۴۷، ۱۸۵۷، اور ۱۸۶۱ مانچو حکومت کے خلاف جدوجہد اور مزاحمت کے سال ہیں۔ ۱۸۶۳ سے ۱۸۷۷ تک یوسف بیگ کے زیر قیادت سنکیانگ میں اسلامی حکومت قائم رہتی ہے۔ ینان کے علاقے میں بھی ایک چینی عالم مجاہد سلطان سلیمان کی ۱۶ سال (۱۸۵۶ سے ۱۸۷۲) حکومت رہی۔

۱۹۴۴ میں دوسری جنگ عظیم کے موقع پر چینی ترکستان کے مسلمانوں نے علیحدہ مملکت کے قیام کا اعلان کیا۔ ماؤزے تنگ نے آزادی دینے کا وعدہ کیا تھا جو پورا نہ ہوا۔ ان علاقوں کو خصوصی حیثیت دینے پر اکتفا کیا گیا۔ اشتراکی دور میں مسلمانوں پر بڑے سخت وقت آئے۔ ثقافتی انقلاب میں بھی مسلمان خصوصی طور پر نشانہ ستم بنائے گئے۔ ۱۹۷۸ میں ڈینگ یاؤپنگ کا دور شروع ہونے پر کچھ آزاد فضا میسر آئی۔

سویت یونین کے زوال کے بعد وسط ایشیا میں آزاد مملکتوں کے قیام اور پوری دنیا میں احیائے اسلام کی لہر نے چین کے مسلمانوں میں بیداری کی لہر دوڑا دی ہے۔ ۱۹۹۳ میں مظاہرے ہوئے ہیں۔ حکومت چین نے اسے علیحدگی (Splittism) قرار دے کر اس سے نبٹنے کی تدابیر اختیار کی ہیں۔ سنکیانگ کے جنوب مغرب میں ہوتان میں ۲۰۰ مسلمان گرفتار کیے گئے ہیں۔ ایک اخبار کے مطابق ۱۰۰ دن کی مہم ان مذہبی سرگرم افراد اور مدرسوں کے خلاف تھی جو مذہبی عقائد کی تعلیم اور فوجی تربیت دے رہے تھے۔ ۱۹ اسکول بند کر دیے گئے اور ۹۸ افراد گرفتار کر لیے گئے۔ چینی حکومت کے ذرائع کے مطابق گزشتہ سال سنکیانگ میں ۱۷ سو مشتبہ دہشت گرد گرفتار کیے گئے۔ پولیس سے ایک مقابلے میں ۹ مسلمانوں کی جانیں گئیں۔ اب مساجد کی تعمیر پر پابندی لگادی گئی ہے۔ سنکیانگ کے مسلمان مقامی کارخانوں میں ہان نسل کے چینیوں کو لانے کے شاکی ہیں، جس سے نہ صرف مقامی

وسائل باہر منتقل ہو جاتے ہیں بلکہ آبادی کا تناسب بھی متاثر ہوتا ہے۔

جون جولائی میں چینی صدر زیامن نے قازقستان، کرغیزستان اور ازبکستان کا دورہ کیا۔ یہاں کے حکمران ماسکو کے وفادار سابق کمیونسٹ رہنما ہیں۔ جمہوری حقوق کی جدوجہد کرنے والے عوام ان کے لیے خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ قازق صدر نذر بایوف سے سمجھوتے میں علیحدگی کا مقابلہ کرنے میں باہم تعاون کا ذکر سنکیانگ کا نام لے کر کیا گیا ہے۔ اس نوعیت کے معاہدے دوسری وسط ایشیائی ریاستوں سے بھی کیے گئے ہیں۔

عالمی منظر میں چین کو غیر معمولی حیثیت حاصل ہے۔ یہاں ترقی کی رفتار غیر معمولی (۱۳ فی صد) ہے۔ ایک پوری دنیا پر نئی دنیائیں کھل رہی ہیں۔ ایک ارب افراد کی منڈی پر مغرب و مشرق سب کی نگاہ ہے۔ عالمی طاقتیں چین سے معاملات درست رکھنے کو اہمیت دے رہی ہیں۔ انھیں سے بجا اندیشہ ہے کہ اگر مسلمان ممالک کا اقتدار قومی مقاصد کو عزیز رکھنے والوں کے ہاتھ میں آگیا اور ان کا اور چین کا باہم اشتراک ہو گیا تو نئی صدی ان کے ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ چینی رہنماؤں کو بھی مستقبل کا احساس ہے۔ انھیں یہ بھی جاننا چاہیے کہ اپنے ملک میں مسلمانوں کے ساتھ ان کی جو پالیسی ہوگی، مسلم ممالک کے عوام سے ان کے تعلقات پر اثر انداز ہوگی۔ مسلمان یہ ضرور جاننا چاہتے ہیں کہ ان کے بھائیوں پر چین میں کیا گزر رہی ہے۔ اچھی خبریں اچھے اور خوشگوار جذبات پیدا کرتی ہیں۔ جیسا کہ تاریخ بتاتی ہے چین میں مسلمان کنفیوشسی معاشرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر رہ سکتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ ایک دعوتی گروہ ہیں۔ ماضی میں ان کی زندگی ہی ان کے ہم وطن چینیوں کو اسلام کی طرف بلاتی رہی ہے۔ آنے والا دور آزادی اور جمہوری حقوق کا دور ہے۔ ایک دوسرے کو کچلنے یا ختم کرنے کے بجائے اپنی بات کہنے اور سمجھانے کی روایت کو مضبوط کرنا چاہیے۔ اسلام پر ترکی یا ہوائے نسل کا اجارہ نہیں ہے۔ ہان نسل کے چینی بھی اسلام کے اس طرح مخاطب ہیں جس طرح آج کی دنیا میں ستم رسیدہ کسی بھی ملک کے انسان۔ نوجوان سید مودودی نے ۱۹۲۵ میں الجمعیہ دہلی میں لکھا تھا: "بہت سے یورپی مشنریوں نے چین میں اشاعت اسلام پر جو مضامین لکھے ہیں ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج کی سرزمین میں اسلام کی حیرت انگیز ترقی کا راز مسلمانوں کی زندگی میں ہی پوشیدہ ہے، کیونکہ اسے دیکھ کر چینی لوگ ان کے گرویدہ بن جاتے ہیں اور گروہ در گروہ ان کا مذہب قبول کرتے چلے جاتے ہیں۔ بہت سے مبصرین نے تو اسی بنا پر یہ حکم لگایا ہے کہ عن قریب سارا چین مسلمان ہو جائے گا اور اس سے مشرق اقصیٰ کی سیاست ایک نیا روپ اختیار کرے گی۔ چنانچہ ڈاکٹر مارٹن صاف الفاظ میں لکھتا ہے: مسلمانوں کو ایک نہ ایک دن چین کا حکمراں بننا ہے -------- بہت ممکن ہے کہ ہماری موجودہ نسلیں ہی اس ساعت منتظرہ کو دیکھنے میں کامیاب ہو جائیں جب مشرق اقصیٰ سے اسلام کا

تاب ایک نئی شان کے ساتھ نمودار ہوگا اور تمام عالم مشرق کا نقشہ بدل جائے گا"

اگر آج ہیرالڈ ٹریبون چین میں مکہ پھلنے پھولنے کی خبر دے رہا ہے n China,s Far West, a'Mecca' flourishes تو اسے کسی آنے والی سحر کا طلوع کیوں نہ سمجھا جائے ۔

:ذ

۱۔ صدائے رستاخیز: سید ابوالاعلیٰ مودودی 'ادارہ معارف اسلامی لاہور

۲۔ انٹرنیشنل 'ہیرالڈ ٹریبون' ۳ ستمبر ۱۹۹۶

۳۔ امپکٹ انٹرنیشنل 'لندن' اگست ۱۹۹۶

۴۔ کریسنٹ انٹرنیشنل 'اگست ۱۹۹۶

۵۔ جرنل انسٹی ٹیوٹ آف مسلم مائنارٹی افیرز' جولائی ۱۹۹۰

زندہ سلگتے ہوئے موضوعات پر

قیمتی نگارشات ۔ارزاں نرخوں پر

منشورات کے ۳۵ کتابچے دعوتی اور تحریکی ضرورت کو پورا کرتے ہیں

خصوصی پیشکش

رمضان کی مناسبت سے خرم مراد کے کتابچے

آرڈر ابھی دیجیے ۔نومبر کے اجتماع میں ہاتھوں ہاتھ لیجیے

بیرون ملک احباب ابھی آرڈر دے کر بحری ڈاک سے منگوائیں

تفصیل اور معلومات کے لیے رابطہ کیجیے

منشورات منصورہ ملتان روڈ لاہور ۵۴۵۷۰

فیکس: ۰۴۲/۷۸۳۲۱۹۴